بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۵۱	۲۵ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ ۔ ۴ امان ۱۳۴۹ہش ۔ ۴ مارچ ۱۹۷۰ء	جلد ۵۹/۲۴

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۳ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے بھی التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۳ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت یوں تو بفضلہٖ تعالےٰ اچھی ہے لیکن بالعموم دل کی تکلیف اور سردرد کی وجہ سے طبیعت اچانک ناساز بھی ہو جایا کرتی ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

● ربوہ ــ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد ۲۵ فروری کو ڈھاکہ تشریف لے گئے ہیں۔ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ بھی آپ کے ہمراہ گئے ہیں۔ آپ وہاں متعدد جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ آپ کا یہ دورہ ۲۰ مارچ تک جاری رہے گا۔

● ۲۰ فروری کو مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم اوکاڑہ نے مکرم مبارک احمد صاحب ابن صوبیدار شہاب الدین صاحب آف کوٹ نہال سنگھ اوکاڑہ کا نکاح مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ بنت مکرم قریشی عبداللطیف صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعتِ احمدیہ اوکاڑہ کے ساتھ پڑھا۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(بشیر احمد سیال انسپکٹر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے

کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے

"ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نہ اس نے رُوح پیدا کی اور نہ ذرّاتِ اجسام۔ وہ خدا سے غافل ہیں۔ ہم ہر روز اُس کی نئی پیدائش دیکھتے ہیں اور ترقیات سے نئی نئی رُوح وہ ہم میں پھونکتا ہے اگر وہ نیست سے ہست کرنے والا نہ ہوتا تو ہم تو زندہ ہی مرجاتے۔ عجیب ہے وہ خدا جو ہمارا خدا ہے۔ کون ہے جو اس کی مانند ہے؟ اور عجیب ہیں اس کے کام۔ کون ہے جس کے کام اس کی مانند ہیں۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔" (نسیم دعوت صفحہ ۷۰-۶۹)

"درحقیقت نفی صفاتِ الٰہی کی کرنا اور خدائے تعالیٰ کو قادرانہ تصرف سے معطل سمجھنا یہی اصل موجب دیوتا پرستی اور تناسخ کا ہے۔ کیونکہ جبکہ خدائے تعالیٰ اپنے مدبّرانہ کاموں سے معطل خیال کیا گیا تو حاجت براری کے لئے دیوتے گھڑے گئے اور تقدیری تغیّرات اور انقلابات کو گزشتہ عملوں کا نتیجہ ٹھہرایا گیا سو اس ایک ہی خیال سے یہ دونوں خرابیاں پیدا ہوگئیں یعنی آواگون اور دیوتا پرستی۔"

(شحنۂ حق صفحہ ۸۱)

"قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت ✽ اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور ✽ ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے"

(درثمین صفحہ ۱)

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اُس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق و وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۹)

قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخ نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(ا) "اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تبدیل یا تغیّر کرسکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۶۰)

(ب) "تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

(ج) "قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی وہ سب کچھ قرآن شریف بیان کرچکا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۷۲)

(د) "خدا اُس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل سے دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ امان ۱۳۴۹ہش

اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں واضح کر دیا ہے کہ اسلامی تعلیم پر صرف متقی لوگ ہی عمل پیرا ہو سکتے ہیں اور اس لئے قرآن کریم میں جو ہدایات دی گئی ہیں وہ صرف متقیوں کی رہنمائی کرتی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تقویٰ پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ مسلمان پوچھنے پر الحمدللہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں۔ تو مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک ہندو سررشتہ دار نے جس کا نام جگن ناتھ تھا اور جو ایک متعصب ہندو تھا بتلایا کہ امرتسر یا کسی جگہ میں وہ سررشتہ دار تھا جہاں ایک ہندو اہلکار درپردہ نماز پڑھا کرتا تھا مگر بظاہر ہندو تھا۔ مَیں اور دیگر سارے ہندو اسے بہت بُرا جانتے تھے اور ہم سب اہلکاروں نے مل کر ارادہ کر لیا کہ اس کو ضرور موقوف کرائیں سب سے زیادہ شرارت میرے دل میں تھی۔ مَیں نے کئی بار شکایت کی کہ اس نے یہ غلطی کی ہے اور یہ خلاف ورزی کی ہے مگر اس پر کوئی التفات نہ ہوتی تھی۔ لیکن ہم نے ارادہ کر لیا ہوا تھا کہ اسے ضرور موقوف کرا دیں گے اور اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہونے کے لئے بہت سی نکتہ چینیاں بھی جمع کر لی تھیں۔ اور مَیں وقتاً فوقتاً ان نکتہ چینیوں کو صاحب بہادر کے رُوبرو پیش کر دیا کرتا تھا۔ صاحب اگر بہت ہی غصّہ ہو کر اس کو بلا بھی لیتا تھا تو جونہی وہ سامنے آ جاتا تو گویا آگ پر پانی پڑ جاتا۔ معمولی طور پر نہایت نرمی سے اسے فہمائش کر دیتا۔ گویا اس سے کوئی قصور سرزد ہی نہیں ہوا۔

اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا۔ مَیں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے اکابر میں سے ہوئے ہیں۔ ان کا نفس بڑا مطہر تھا۔ ایک بار انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میرا دل دنیا سے برداشتہ ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ کوئی پیشوا تلاش کروں جو مجھے سکینت اور اطمینان کی راہیں دکھلائے۔ والدہ نے جب دیکھا کہ یہ اب ہمارے کام کا نہیں رہا تو ان کی بات کو مان لیا اور کہا کہ اچھا مَیں تجھے رخصت کرتی ہوں یہ کہہ کر اندر گئی اور اسّی مُہریں جو اس نے جمع کی ہوئی تھیں۔ اُٹھا لائی اور کہا کہ ان مُہروں سے حصہ شرعی کے موافق چالیس مُہریں تیری ہیں اور چالیس تیرے بڑے بھائی کی۔ اس لئے چالیس مُہریں تجھے بحصہ رسدی دیتی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ چالیس مُہریں ان کی بغل کے نیچے پیراہن میں سی دیں۔ اور کہا کہ امن کی جگہ پہنچ کر نکال لینا اور عندالضرورت اپنے صرف میں لانا۔ سید عبدالقادر صاحبؒ نے اپنی والدہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرماویں۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ اس سے بڑی برکت ہو گی۔ اتنا سُن کر آپ رخصت ہوئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جس جنگل میں سے ہو کر آپ گزرے اس میں چند راہزن قزاق رہتے تھے جو مسافروں کو لُوٹ لیا کرتے تھے۔ دُور سے سید عبدالقادر صاحبؒ پر بھی ان کی نظر پڑی۔ قریب آئے تو انہوں نے ایک کمبل پوش فقیر سا دیکھا۔ ایک نے ہنسی سے دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ آپ ابھی اپنی والدہ سے تازہ نصیحت سُن کر آئے تھے کہ جھوٹ نہ بولنا۔ فی الفور جواب دیا کہ ہاں۔ چالیس مُہریں میری بغل کے نیچے ہیں جو میری والدہ صاحبہ نے کیسہ کی طرح سی دی ہیں۔ اُس قزّاق نے سمجھا کہ یہ ٹھٹھا کرتا ہے۔ دوسرے قزّاق نے جب پوچھا تو اس کو بھی یہی جواب دیا۔ الغرض ہر ایک چور کو یہی جواب دیا۔ وہ ان کو اپنے امیر قزاقاں کے پاس لے گئے کہ بار بار یہی کہتا ہے۔ امیر نے کہا۔ اچھا۔ اس کا کپڑا دیکھو تو سہی۔ جب تلاشی لی گئی تو واقعی چالیس مُہریں برآمد ہوئیں۔ وہ حیران ہوئے کہ یہ عجیب آدمی ہے۔ ہم نے ایسا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ امیر نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تُو نے اس طرح پر اپنے مال کا پتہ بتا دیا؟ آپ نے فرمایا کہ مَیں خدا کے دین کی تلاش میں جاتا ہوں۔ روانگی پر والدہ صاحبہ نے نصیحت فرمائی تھی کہ جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ یہ پہلا امتحان تھا مَیں جھوٹ کیوں بولتا۔ یہ سُن کر امیر قزاقاں رو پڑا اور کہا کہ آہ! مَیں نے ایک بار بھی خدا تعالیٰ کا حکم نہ مانا۔ چوروں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کلمہ اور اس شخص کی استقامت نے میرا تو کام تمام کر دیا ہے مَیں اب تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا اور توبہ کرتا ہوں۔ اس کے کہنے کے ساتھ ہی باقی چوروں نے بھی توبہ کر لی۔

مَیں "چوروں قطب بنایائی" اسی واقعہ کو سمجھتا ہوں۔ الغرض سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے بیعت کرنے والے چور ہی تھے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا (پارہ ۴) صبر ایک نقطہ کی طرح پیدا ہوتا ہے اور پھر دائرہ کی شکل اختیار کر کے سب پر محیط ہو جاتا ہے۔ آخر بدمعاشوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دے اور تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم مارے کیونکہ متقی کا اثر ضرور پڑتا ہے اور اس کا رُعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔" (انفاخ قدسیہ صفحہ ۱۷۲تا۱۷۳)

قطعات

چاک دامانی کا مجنوں کو نہیں اندیشہ
دستِ فرہاد میں اب دیکھا نہیں ہے تیشہ
ہے سینما کے قلمکاروں کی چابکدستی
جو بناتی ہے جوانوں کو جرائم پیشہ

انسانیت کے اب ہیں عزائم نئے نئے
تہذیب پالتی ہے بہائم نئے نئے
جاسوسی ناول اور یہ فلمی سٹوڈیو
ایجاد کر رہے ہیں جرائم نئے نئے

تنویر

یوگنڈا مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

۰ تقاریر ۔ ۰ تعلیم و تربیت ۔ ۰ تالیف و تصنیف ۔ ۰ ترجمہ قرآن کریم لوگنڈی ۔ ۱۳۰ افراد کا قبول حق

از مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ انچارج یوگنڈا

(۲)

تعلیم و تربیت

افراد جماعت اور بچوں کی تربیت کا مسئلہ اس ملک کے ماحول اور حالات کے پیش نظر بڑا اہم ہے۔ اس لئے مجھے بعض دورے خالصۃً تربیتی بھی کرنے پڑتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں خاکسار نے بوسو، کیمبیرا اور ناواندیو جماعتوں کے دورے کئے اور باری باری نماز جمعہ پڑھائی۔ اور احباب کو سلسلہ کا لٹریچر پڑھ کر اپنی دینی معلومات بڑھانے کی تاکید کی۔ نیز لوکل مبلغین سے دینی استفادہ کرنے کی تحریک کی۔ اور یہ بھی تاکید کی کہ جب کبھی یہ جنجہ آئیں۔ تو مجھے ضرور مل کر آیا کریں۔ افریقن احمدیوں کی تربیت کی خاطر خاکسار دار السلام سے اپنا سواحیلی اخبار مابینزی یا منگو بھی قیمتاً منگوا کر ان کو بذریعہ ڈاک بھجواتا ہے۔ پاکستانی احمدیوں اور ان کے بچوں اور بچیوں کی تربیت کے لئے متعدد ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ جن میں اوّل تو خطبات جمعہ ہیں جو میں آدھا اردو اور آدھا سواحیلی یا انگریزی میں دیتا ہوں۔ یہ خطبات اکثر تو جنجہ میں ہوتے ہیں۔ لیکن عرصہ زیر رپورٹ میں دو خطبے سرونٹی میں اور ایک مساکہ میں اور دو کمپالہ میں دیئے گئے۔ دوسرا ذریعہ تربیت کا اردو اخبار احمدیہ ہے۔ جو بڑی باقاعدگی سے ہر ماہ شائع کیا جاتا ہے۔ اور ہر احمدی گھرانے میں اس کو پہنچایا جاتا ہے۔ اس میں حضور کے خطبات کا مختصر ترین خلاصہ۔ قرآن کی ایک آیت۔ ایک حدیث نبوی اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات شائع کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اس اخبار کے ذریعہ سے تمام احباب تک مرکز سے آمدہ تحریکات بھی پہنچائی جاتی ہیں۔ اور مشن کی مساعی کا مختصر خاکہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ اس کو خاکسار خود مرتب کرتا ہے۔ لیکن اس کی کتابت اور طباعت کا کام مکرم منیر احمد صاحب منیب کے سپرد ہے۔ اور جب ان کو بوجہ سکول کی مصروفیات کے فرصت نہ ہو۔ تو کتابت اور طباعت بھی خاکسار خود ہی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مرکز سے شائع ہونے والا رسالہ "تحریک جدید" بھی احمدی گھرانوں میں پوری باقاعدگی سے پہنچایا جاتا ہے۔ جنجہ میں نماز مغرب کے بعد بچوں کو قرآن کریم اور ترجمہ نماز کے اسباق بھی دیئے جاتے ہیں۔ جو میرا خاکسار کے معاون مکرم عبد الحی صاحب بٹ ہیں۔ جو حتی الوسع خوب محنت سے کام کرتے ہیں۔

چنانچہ انہوں نے اس عرصہ میں بچوں کا ایک تحریری امتحان بھی لیا۔ جو

Lesson on Islam

کی پہلی کتاب کا تھا۔ اس میں سرونٹی اور جنجہ کے تقریباً سبھی بچوں نے حصہ لیا۔ اور پرچے حل کئے۔ اس ضمن میں ان بچوں کا دوسرا امتحان اب جلد ہونے والا ہے۔ جس میں مذکورہ بالا کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک اور امتحان جو دو مرتبہ لیا جا چکا ہے۔ اور ابھی تیسری مرتبہ بھی ہونا ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک حفظ سترہ آیات ابتدائی سورۃ البقرہ کا ہے جو کہ ہمارے سرونٹی اور جنجہ کے احمدی بچے بڑے شوق سے یاد کر رہے ہیں۔ لیکن چونکہ اس ملک کے ماحول کے پیش نظر یہ ایک نئی چیز ہے۔ اس لئے بچوں کو یہ کام کافی مشکل لگا ہے۔ بہرحال جنجہ میں مکرم عبد الحی صاحب بٹ اور سرونٹی میں مکرم عبد الغنی صاحب ہمایوں جن کے سپرد خاکسار نے یہ کام کر رکھا ہے۔ بچوں سے یہ آیات حفظ کروا رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ جلد یہ آیات حفظ ہو جائیں گی۔ جس کے بعد ان کا ترجمہ ان بچوں کو حفظ کروایا جائے گا۔ انشاء اللہ الحمید۔

تعلیم و تربیت کا ایک حصہ خاکسار کی اہلیہ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ اور یہ حصہ مستورات اور بچیوں سے تعلق رکھتا ہے۔ میری اہلیہ ہر روز نماز ظہر کے بعد ۲ بجے سے لے کر تقریباً ۵ بجے تک متعدد احمدی و غیر احمدی بچوں اور بچیوں کو یسرنا القرآن۔ قرآن مجید اور نماز کا سبق دیتی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں تین غیر احمدی بچیوں نے قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اور نماز بھی سیکھ لی ہے۔ اور بعض عنقریب قاعدہ یسرنا القرآن ختم کرنے والے ہیں۔

احمدی مستورات کی تعلیم و تربیت کے لئے خاکسار کی اہلیہ نہایت باقاعدگی سے ہر پندرہ روز کے بعد لجنہ کا اجلاس بلاتی ہیں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تقاریر و خطبات کے اقتباسات سنائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں یوگنڈا کی اکثر احمدی مستورات کے نام ان سے چندہ لے کر رسالہ مصباح ان کو منگوا کر باقاعدہ بھجوایا جاتا ہے۔ چندہ لجنہ و ناصرات خاکسار کی اہلیہ سب بہنوں سے بڑی باقاعدگی سے خود وصول کرتی ہیں۔ اور اس عرصہ میں اس کا ایک حصہ لجنہ مرکزیہ ربوہ کو بھی بھجوایا گیا۔ علاوہ ازیں خوشی اور مسرت کے مواقع پر بہنوں سے اعانت مصباح کے لئے بھی ایک معقول رقم اکٹھی کر کے ربوہ بھجوائی گئی۔ اس کے علاوہ تبلیغی لحاظ سے بھی ایک مفید کام خاکسار کی اہلیہ نے یہ کیا۔ کہ میں نے ربوہ سے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عورتوں میں کی ہوئی تقاریر کا مجموعہ "الازھار لذوات الخمار" کا دو تین مرتبہ آرڈر دیا۔ جس کو میری اہلیہ نے متعدد غیر احمدی مستورات کے پاس فروخت کیا۔ اور احمدی مستورات کے پاس بھی۔ جب سے ہم کینیا سے یوگنڈا آئے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ کو یہاں آ کر دمہ کی تکلیف ہو گئی ہے۔ جس کا علاج مکرم ڈاکٹر مختار احمد صاحب آف کمپالہ بڑی محنت اور توجہ سے کرتے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن یہاں کی آب و ہوا جو بہت مرطوب ہے کے پیش نظر اس بیماری کا بکلی رفع ہونا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ اس لئے خاکسار نہایت عجز و انکسار سے تمام احباب جماعت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ میری اہلیہ کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔ تاکہ جماعت کے حصہ نسواں کی تعلیم و تربیت کے لئے یہ اور بھی مفید کام کر سکیں۔ آمین

تالیف و تصنیف

زبانی تبلیغ کے علاوہ تبلیغ کا ایک اور مؤثر ذریعہ اشاعت لٹریچر ہے جو خاموش لیکن نہایت مؤثر تبلیغ ہے۔ اس ضمن میں مرکز سے ہمیں انگریزی اور عربی کافی لٹریچر آتا ہے۔ جس سے معقول فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ لیکن ہر ملک میں اسی ملک کی زبان میں لٹریچر مہیا کرنا بھی مشنوں کی ایک اہم ضرورت اور ذمہ داری ہے۔ اور ہماری کوشش ہے کہ کسی طرح ان ممالک میں ہمارے مشن اسلامی تعلیم کے لئے مستقل مرجع بن جائیں۔ اس سکیم کو سو فیصدی عملی جامہ پہنانا تو سردست ہماری توفیق سے باہر ہے تاہم جہاں تک فرصت اور مالی توفیق میسر ہے۔ میں اس کے لئے ہر وقت کوشاں رہتا ہوں۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے دو کتابیں تو خود تصنیف کر کے شائع کر دی ہیں۔ جن میں سے ایک۔ دو زبانوں میں شائع کی گئی ہے۔ پہلی کتاب "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بائیبل میں" سواحیلی زبان میں ۵ ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی۔ دوسری کتاب دعاؤں پر ایک خاص ترتیب سے تصنیف کی گئی ہے۔ وہ بھی ۵ ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی ہے۔ اور اس کتاب کا لوگنڈی ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ اور اور چند روز تک پریس سے ملنے والا ہے۔ ان دونوں کتابوں کی ہمارے تنزانیہ اور کینیا مشنوں میں بہت مانگ ہے۔ چنانچہ چند ماہ کے اندر اندر یہ دونوں نصف کے قریب بک بھی چکی ہیں۔ اور در اصل قرآنی دعاؤں کے سواحیلی ایڈیشن کو دیکھ کر ہی اس ملک کے احمدی اور غیر احمدی احباب نے اس کے لوگنڈی ترجمہ کی اشاعت کا مطالبہ کیا ہے۔ اور مجھے ہمارے افریقن مخلص احمدی مکرم زکریا کزیٹو صاحب نے بتلایا ہے۔ کہ لوگوں میں اس کتاب کا بہت چرچا ہے اور کئی لوگ اس کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان دعاؤں کا لوگنڈی ترجمہ مکرم حاجی ابراہیم صاحب سلیغوا اور ہمارے زیر تربیت شاگرد شعیب نصیرا نے کیا۔ اور اس پر نظر ثانی مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر اور مکرم زکریا کزیٹو صاحب نے کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (باقی)

دعائے مغفرت

مورخہ ۵ ۲ فروری ۱۹۷۰ء کو صبح ساڑھے پانچ بجے محترم میاں فتح علی صاحب آف لائل پور (مالک ... سٹور لائل پور) کی والدہ محترمہ لاہور میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا تابوت اسی روز ربوہ لایا گیا۔ پانچ بیٹے ساتھ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت اسی روز بعد از نماز مغرب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ بعد تدفین حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے ارشاد کے تحت مکرم ابو القاسم صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ بہت کم گو، پابند صوم و صلوٰۃ، رحمدل، صابرہ خاتون تھیں۔ آخری وقت تک صبر کا نہایت ہی اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اسی کی وجہ سے اس خاندان میں احمدیت نے جنم لیا۔ مرحومہ نے اپنی یادگار چھ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ان کے بچوں کے لئے بھی دعا فرما دیں کہ رحیم و کریم آقا انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور سلسلہ کے خادم ہوں۔ آمین

شریف احمد شیخ لائل پور (ممبر ... سٹور رابعہ ...) ربوہ

قرآنِ مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں

علماءِ عرب کی طرف سے احمدیہ مسلک کی تائید

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ

(۱)

بعض علماءِ اسلام نے قرآنی آیات میں ظاہری تعارض و تضاد کو دیکھتے ہوئے ناسخ و منسوخ کا نظریہ اختیار کر لیا۔ اس مسئلہ میں ذاتی ذوق اور اجتہاد نے آیاتِ ناسخہ و منسوخہ کی تعداد میں بھی اختلاف پیدا کر دیا۔ اس خطرناک غلط فہمی نے ایک طرف بہائیوں کو اس پروپیگنڈا پر آمادہ کیا۔ کہ جب خود علماءِ اسلام قرآن مجید میں بعض آیات کو منسوخ قرار دیتے ہیں تو کیوں نہ ہم یہ سمجھ لیں کہ زمانہ کے نئے تقاضوں کے مطابق اب نئی شریعت جاری ہو گئی ہے۔ دوسری طرف عیسائیت نے اس غلط نظریہ اور اجتہاد کو اسلام کے خلاف بطور حربہ کے استعمال کیا۔ اور اسلام کے افکار و اقدار کی حقارت کی اور مسیحی اقدار و نظریات کی عظمت ثابت کی۔ اس انتہائی گمراہ کن نظریہ کا غلط استنباط قرآن کریم کی اس آیت سے کیا جاتا ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (البقرہ ۱۰۷)

یعنی جس کسی امر کو بھی ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں۔ تو اس سے بہتر یا اس جیسا ہی ہم لے آتے ہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک امر پر قادر ہے۔

اس آیت کریمہ کے سیاق و سباق میں خدا تعالےٰ نے قرآن مجید کی فضیلت و برتری کا اظہار کرتے ہوئے اہل کتاب اور مشرکین کی اندرونی کیفیت کا اظہار فرمایا ہے کہ ان کو نزولِ قرآن سے صدمہ اور دکھ پہنچا ہے کہ قرآن جیسی عظیم کتاب کا نزول کیوں ہوا ہے؟ چنانچہ مندرجہ بالا آیت سے پہلے سابقہ شرائع کی منسوخی کا ذکر ہے۔ اور واضح کیا ہے کہ قرآنی احکام و ارشادات حقانیت اور دائمی صداقت پر مشتمل ہیں۔ اس لئے قرآن سابقہ شریعت کے احکام کو منسوخ کرتا ہے۔ اور یہی وہ علم و اضح مفہوم ہے جو اس آیت سے پہلے کی آیت میں صراحت تام سے مذکور ہے فرمایا۔

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ (البقرہ آیت ۱۰۶)

یعنی اہل کتاب اور مشرکوں میں سے جنہوں نے انکار کیا ہے وہ ہرگز دل سے نہیں چاہتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کسی قسم کی برکت نازل کی جائے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے۔ اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔

اس آیت میں بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ مشرکین اور منکرین اسلام نزولِ قرآن سے حسد کرنے لگے تھے۔ اور ان کو یہ امر شاق گزر رہا تھا مگر قرآن کریم نے نہایت لطیف پیرایہ میں ان سے کہا ہے کہ قرآنی تعلیم و احکام تمہاری تعلیم و احکام سے زیادہ خیر و برکت کا باعث ہیں۔

(۲)

قرآنی آیت کے منسوخ ہونے کا مسئلہ ایسا بے ہودہ اور غیر معقول ہے۔ کہ عقل و نقل اس کی تردید و تکذیب کر رہی ہے۔ قرآن مجید کی کئی آیات اس کو باطل کر رہی ہیں۔ مثلاً خدا تعالےٰ فرماتا ہے

۱۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ

یعنی یہ قرآن ان امور کو بیان کرتا ہے جو ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں۔

۲۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

یقیناً ہم نے ہی اس قرآن کو اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں

۳۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا

کیوں نہیں یہ لوگ قرآنی تعلیمات پر غور کرتے اگر یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔

۴۔ الٓرٰ۔ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ۔

میں اللہ تعالےٰ جاننے والا اور حالات کو دیکھ رہا ہوں۔ یہ ایک ایسی عظیم الشان کتاب ہے جس کی سب آیات محکم ہیں۔ پھر حکیم اور خبیر خدا کی طرف سے اس کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔

آیات بالا میں قرآن کریم کی ہر قسم کے اختلاف تعارض اور تضاد سے نفی کی گئی ہے۔

افسوس اور صد افسوس کہ ان آیات کے ہوتے ہوئے قرآن کریم کی بعض آیات کو منسوخ قرار دیا گیا ہے و یا للاسف

(۳)

عقیدہ نسخ کے غیر معقول اور من گھڑت ہونے کا عقلی ثبوت یہ بھی ہے کہ منسوخ آیات کی تعداد اور تعیین میں شدید اختلافات پائے جاتے ہیں۔ بعض پانچ صد آیات کو منسوخ قرار دیتے ہیں اور بعض تین سو اور بعض دو سو بیس اور بعض بیس اور بعض صرف پانچ اور عجیب بات یہ ہے کہ ان آیات کے نسخ اور عدم نسخ کے بارہ میں مفسرین اور علماء میں باہمی اختلاف ہے اور ان کی مختلف توجیہات کی جاتی ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی مشہور کتاب اتقان میں صرف بیس آیات کا منسوخ ہونا تحریر کیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے علامہ سیوطی کی بیس آیات سے پندرہ کو حل کر دیا۔ مگر صرف پانچ آیات میں وہ تطبیق نہ دے سکے۔ اس بناء پر ان کا یہ خیال تھا کہ صرف پانچ آیات منسوخ ہیں۔ چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں۔

علی ما حررت لا یتعین النسخ الا فی خمس آیات (فوز الکبیر)

کہ میری تحریر کے مطابق صرف پانچ آیات میں نسخ ہے۔

مصر میں ایک کتاب الناسخ والمنسوخ ابوجعفر احمد بن اسمٰعیل نے تحریر کی ہے جس کا زمانہ تیسری صدی ہجری متعین کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں ۲۵۷ آیات کو نسخ میں شمار کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کی بناء پر یہ اظہار کرنا مبنی بر حقیقت ہے کہ قرآنی آیات میں عقیدہ نسخ محض ذاتی رائے اور ذوق پر مبنی ہے

(۴)

بانی احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے عقیدہ نسخ فی القرآن کو ناجائز قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

"علمائے مساحت کی رو سے بعض احادیث کو بعض آیات قرآنی کا ناسخ قرار دیا ہے۔ ۔ ۔ لیکن حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے۔" (الحق ص ۹۱)

پھر آپ "نشانِ آسمانی" میں فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کا ایک شوشہ یا نقطہ بھی منسوخ نہیں ہو گا۔"

عقیدہ ناسخ و منسوخ فی القرآن نے مخالفین اور معاندین اسلام کو اسلام پر حملہ کرنے کی جرأت دلائی۔ مگر بانی احمدیت کے صحیح نظریہ کی اشاعت کی وجہ سے اب اس عقیدہ میں جوش و خروش نہیں رہا۔ اور اب اس عقیدہ کو تعلیم یافتہ طبقہ چھوڑ رہا ہے۔ بلکہ اس عقیدہ کو لاعلمی جہالت اور گستاخی سے موسوم کیا جا رہا ہے

ا۔ چنانچہ مشہور مصری عالم الاستاذ عبد المتعال الجبری نے ایک کتاب "النسخ فی الشریعة الاسلامیة کما افهمه" تحریر کی ہے۔ مذکورہ بالا کتاب ایک تحقیقاتی مقالہ ہے۔ جو موصوف نے قاہرہ یونیورسٹی کو پیش کیا۔ اس کتاب کے ٹائیٹل پیج پر مصنف نے تین عنوانات تحریر کئے ہیں۔ جو اس کتاب کا خلاصہ ہیں

۱۔ لا منسوخ فی القرآن۔ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔

۲۔ ولا نسخ فی السنة المنزلة۔ سنت ربانی میں قطعاً نسخ نہیں ہے۔

۳۔ ابدع تشریع فیما قیل انه منسوخ بہترین قانون شریعت جسے منسوخ قرار دیا گیا۔

کتاب کے آخر میں مصنف تحریر کرتا ہے۔

اثبات ان الایات التی قیل ینسخها نحن فی حاجة ماسة الیها وقد سبقتنا الی العمل بها ارقی بلدان العالم وانها تتضمن ارقی المبادی الاجتماعیة

مزعومہ آیات منسوخہ کے متعلق ثابت کیا گیا ہے کہ ہمیں ان کی اشد ضرورت ہے۔ ترقی یافتہ ممالک ان احکام پر عمل کرنے میں سبقت لے گئے ہیں۔ اور یہ آیات بلند و بالا اجتماعی اصول پر مشتمل ہیں۔

ب۔ بیروت (لبنان) کی مشہور علمی شخصیت ڈاکٹر صبحی صالح نے "علوم القرآن" کتاب تحریر کی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے تقریباً یک صد کتب کے مصادر تحریر کئے ہیں۔ جن کو مصنف نے زیرِ نظر رکھا ہے۔ اختلاف اور اتفاق کی بحث الگ ہے۔ مگر یہ کتاب اسلامیات میں غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ اور اس کی افادیت مسلم ہے۔ اس کتاب کا اردو میں ترجمہ شائع ہوا ہے۔ چنانچہ کتاب مذکور کے دیباچہ میں "ناسخ و منسوخ" کے متعلق مصنف تحریر کرتا ہے۔

صدقہ و خیرات اللہ تعالےٰ کے غضب سے بچاتے ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

جن متقدمین نے ناسخ و منسوخ کی بحث میں عجیب طرح کی مبالغہ آمیزی سے کام لیا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ توفیق ایزدی ان کے شامل حال نہ تھی اس بحث میں انہوں نے بہت سے مفہومات کو باہم خلط ملط کر دیا تھا اور بہت سے لوگ ان میں فرق نہ کر سکے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ اور جو انسان کی جانب منسوب ہو۔ دونوں کے مابین کیا فرق و امتیاز پایا جاتا ہے چنانچہ وہ نسخ اور تخصیص، نسخ اور بداء، النسخ اور انساء نسخ احکام اور نسخ اخبار کے درمیان فرق نہ کر سکے ان کے غلو اور مبالغہ نے ہمیں اس بات پر آمادہ کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے معجز و متواتر کلام کو ان کے عجیب و غریب اقوال سے جو کسی طرح بھی قرین عقل و منطق نہیں ہیں۔ پاک اور بلند خیال کریں۔"

یہی مصنف "ناسخ و منسوخ" کے موضوع پر فصل ششم میں اپنی رائے کا اظہار یوں کرتا ہے :۔

"قائلین نسخ کی مبالغہ آمیزی کا ایک ثبوت یہ ہے کہ وہ ایک آیت کو کئی ٹکڑوں میں بانٹ کر ایک حصہ کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ مثلاً آیت قرآنی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ -
(مائدہ ۱۰۶)

کے آخری حصہ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی دعوت دی گئی ہے۔ بخلاف ازیں آغاز آیت صرف اپنے آپ کی اصلاح کے حکم پر مشتمل ہے۔ اس لئے بقول ابن العربی آیت ہذا کا آخری حصہ اولین حصہ کا ناسخ ہے۔

ناسخ و منسوخ آیات کے بارے میں بعض علماء کے مبالغات بداہت اور عقل و منطق سے بھی ٹکراتے ہیں۔ ھبتہ اللہ بن سلامہ ہی کو دیکھئے سورۃ الدھر پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ سورت محکم (غیر منسوخ) ہے البتہ اس کی دو آیتیں اور تیسری آیت کا کچھ حصہ منسوخ ہیں۔ وہ پہلے اس آیت کا ذکر کرتے ہیں جس کا ایک جزو منسوخ ہے۔ فرماتے ہیں کہ آیت

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا

میں اسیراً کا لفظ منسوخ ہے۔

"اسیراً" کے لفظ سے مشرک قیدی مراد تھے اب مشرک قیدیوں کو کھانا کھلانے کا حکم آیت السیف (یعنی فاقتلوا المشرکین۔ تا) سے منسوخ ہو چکا ہے۔ جب ابن سلامہ کو ان کی کتاب الناسخ والمنسوخ پڑھ کر سنائی گئی تو ان کی بیٹی سن رہی تھی جب قاری اس مقام پر پہنچا۔ جہاں قیدی کا ذکر کیا گیا تھا۔ تو ان کی بیٹی یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس کے والد نسخ کے شوق میں ایک اخلاقی ضابطہ بھول گئے جو نہ صرف دین اسلام بلکہ جملہ ادیان میں مسلّم ہے بیٹی کہنے لگی آپ نے اس کتاب میں غلطی کی ہے کہنے لگے کیونکر بیٹی؟ کہا کیا سب مسلمانوں کا اس پر اجماع نہیں ہے کہ قیدی کو کھانا کھلایا جائے اور اسے بھوکا نہ رکھا جائے۔ ابن سلامہ نے کہا آپ نے بجا کہا!"

الغرض عقیدہ نسخ عقل و نقل کے خلاف ہے اور من گھڑت مسئلہ ہے اور غلط اجتہاد پر مبنی ہے اور یہ حقیقت سے کوسوں دور ہے اس مسئلہ میں یہ بانی احمدیت کی عظیم علمی فتح ہے کہ آپ کا پیش کردہ نظریہ ہی صحیح ہے اور آج اہل فکر دنیا اس کو صحیح تسلیم کر رہے ہیں۔

محترم چوہدری لئیق احمد صاحب گھوکھر کا ذکرِ خیر

ان کے ایک خط کے ایمان افروز اقتباس

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

محترم چوہدری لئیق احمد صاحب گھوکھر ایم اے مرحوم سلسلہ احمدیہ کے لئے فدائی تھے انہیں پاکستان کے علاوہ زیادہ تر وقت مشرقی افریقہ میں گزارنے کا موقعہ ملا ہے۔ اب گزشتہ تھوڑے عرصہ سے وہ انگلستان چلے گئے تھے۔ کتب دینیہ قرآن مجید اور تصنیفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھنے کا خاص شوق تھا۔ بہت عمدہ اور سلجھی ہوئی بات کرتے تھے۔ صوفی مشرب نوجوان تھے۔ اپنے بچوں کی انہوں نے عمدہ تربیت کی تھی ان میں تبلیغی روح پیدا کر دی تھی۔ ان کا بچہ فرید احمد لئیق ہی ہے جس نے نیروبی میں ایک پادری کو لٹریچر دیا اور پادری نے دیکھتے ہی کہا کہ ہمیں احمدیوں کے لٹریچر کے پڑھنے کی ممانعت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے اس بچے کی فراست اور زیرکی کی بہت تعریف فرمائی۔ اس کی ایثار و قربانی کی روح کو سراہا جیسا کہ ایک خطبہ جمعہ میں چھپ چکا ہے

عزیز لئیق احمد صاحب گھوکھر جوانی میں اور اچانک انگلستان میں فوت ہو گئے وہ چونکہ موصی تھے اس لئے ان کا جنازہ ربوہ آیا اور انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ عزیزم لئیق احمد محترم میجر غلام محمد صاحب آف لاہور کے فرزند اور محترم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی کے داماد تھے وہ میرے بیٹے عزیزم عطاء الکریم صاحب شاہد کے ہمزلف تھے۔ جماعتی تعارف کے علاوہ رشتہ داری کے لحاظ سے بھی میں ان کو جانتا ہوں۔ انہیں جماعت اور خلافت کے نظام سے والہانہ وابستگی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ سے عاشقانہ انداز میں تعلق تھا۔ حضور کی ہر تحریک پر پوری طرح عمل پیرا ہونا اپنی سعادت یقین کرتے تھے نہایت دعا گو اور صاحب رؤیا نوجوان تھے۔ ان کے عمل سے ظاہر ہے کہ وہ بڑے متوکل انسان تھے۔ اس وقت ان کا ۵ نومبر ۱۹۶۹ء کا ایک خط جو انہوں نے لندن سے اپنے والد صاحب کو لاہور بھیجا میرے سامنے ہے۔ اس میں وہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی دعوت کے سلسلہ میں لکھتے ہیں :۔

"مکرم چوہدری صاحب کو ان کے جلنگھم کے دورہ پر اپنے گھر کھانے کی دعوت دینے کا مقصد صرف حصول برکت تھا کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں اور خلفائے عظام کے قریبیوں میں ہیں حالانکہ ان دنوں میں بے کار تھا میں نے ان سے اس بات کا ذکر تک نہیں کیا نہ ضرورت تھی نہ مستحسن اور پسندیدہ تھا"

اسی خط میں آگے جا کر عزیزم لئیق احمد لکھتے ہیں :۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بھی دنیا کی ترقیات کے لئے صرف دعا کا طالب ہونا میرے نزدیک پسندیدہ نہیں سوائے اضطراری حالت کے۔ اس مقام اور پایہ کے لوگ خود اسے اچھا نہیں سمجھتے۔ ان کے پاس روحانی دولت ہوتی ہے جس کو وہ نچھاور کرنے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

ان روحانی خزائن لینے کے لئے ہم ان مقدس اور مطہر وجودوں سے بے نفسی اور بے لوثی اور اخلاص اور عقیدت کا تعلق رکھنا چاہیئے دنیا کے متعلق تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے "شب تنور گزشت و شب سمور گزشت"

عزیز لئیق احمد صاحب مرحوم کے اس نجی خط کا ایک ایک فقرہ نہایت عارفانہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جوانی میں ہی کتنی اعلیٰ روحانی برکات سے نوازا تھا۔

وہ لندن میں آخری دنوں پرائیویٹ طور پر بطور استاد ایک سکول میں کام کرتے تھے۔ ان کی اس ملازمت کا عرصہ اپریل میں ختم ہونے والا تھا۔ مگر وہ اس سے پہلے ہی اپنے رب کریم کو پیارے ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی وفات درحقیقت ایک جماعتی صدمہ

جزو ہے۔ ایسے ایسے ہونہار اور باہمت نوجوانوں کی جماعت کو بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم لئیق احمد کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے پسماندگان اہلیہ محترمہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج میں ایک چوکیدار کی ضرورت ہے جو اگر ریٹائرڈ فوجی ہو تو زیادہ بہتر ہو گا تنخواہ -/۶۵ روپے ہوگی۔ ضرورت مند اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش سے درخواستیں بنام پرنسپل بھجوا دیں اور ۶ مارچ کو انٹرویو کے لئے کالج میں پہنچ جائیں۔ آنے جانے کا خرچ ہر امیدوار کا اپنا ہو گا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از ۹/۶۹ تا ۱۵/۱)

(۳)

ناصر احمد خاں صاحب عارف دار النصر ربوہ	۱۰	۰۰
احباب جماعت احمدیہ ڈسکہ	۲۸	۰۰
؍؍ ؍؍ گنج مغلپورہ لاہور	۳۷	۰۰
عبد السمیع صاحب قریشی پرانی انارکلی ؍؍	۱۰	۰۰
احباب جماعت احمدیہ پشاور	۳۶	۰۰
حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ	۵۰	۰۰
حاجی عبد اللطیف صاحب فجی بذریعہ قاضی عزیز احمد صاحب ربوہ	۲۳	۰۰
چوہدری فضل احمد صاحب محمد آباد اسٹیٹ	۱۰	۰۰
ثروت بیگم صاحبہ اہلیہ عبد المجید صاحب سیالکوٹ	۴	۰۰
وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ	۶۰۰	—
صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۲۵	۰۰
مکرم مولوی محمد الدین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۲۵	۰۰
احباب جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۲۰۹	۴۶
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ	۳۵	۰۰
طاہر محمود صاحب باجوہ ؍؍	۱۰	۰۰
وسیم احمد صاحب و ہشام احمد صاحب محمود احمد صاحب گوجرانوالہ	۱۲	—
رشیدہ بیگم صاحبہ ؍؍	۱۰	۰۰
متفرق احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ؍؍	۱۲	۵۰
غلام حسین صاحب کارکن انصار اللہ ربوہ	۲۰	۰۰
مرزا نذیر احمد صاحب امیر آباد میرپور خاص	۴	۰۰
لجنہ اماء اللہ لاہور بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۳۵	۰۰
مستری اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال از احباب جماعت کرتو	۴۹	۵۰
حافظ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال چک ۱۵۲ شمالی سرگودھا	۱۶	۰۰
بیگم سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۵	۰۰
ملک برکت اللہ صاحب ساہیوال	۱۰	۰۰
ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحب ؍؍	۱۰	۰۰
ملک خدا بخش صاحب ؍؍	۵۰	۰۰
ڈاکٹر محمد جی صاحب صاحب گوجرانوالہ	۱۰	۰۰
امۃ الودود صاحبہ ؍؍	۱۰	۰۰
احباب جماعت احمدیہ ۵۶/۱۲ بہاولنگر بذریعہ محمد احمد صاحب ظہی	۳۰	۰۰
نسیم فردوس صاحب دار الیمن ربوہ	۲۰	۰۰
عبد الرؤف صاحب سیکرٹری مال لاہور چھاؤنی	۱۰	۰۰
احباب جماعت احمدیہ سرگودھا چھاؤنی	۲۱	۵۰
؍؍ ؍؍ ؍؍ ڈیرہ غازیخاں	۱۱	۰۰
؍؍ ؍؍ ؍؍ گجرات	۵۱	۰۰
لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۴۱	۰۰
ڈاکٹر عبد الستار صاحب بشیر آباد ضلع حیدر آباد	۱۰	۰۰
چوہدری افتخار الدین احمد صاحب پیرول غائب	۱۰	۰۰
ملک محمد شفیع صاحب ربوہ بجناب شمیم ملک صاحب لاہور	۱۳	۰۰
ملک محمد انور صاحب ربوہ بجناب شمیم ملک صاحبہ لاہور	۱۳	—
ملک محمد انور صاحب منجانب والد صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰	۰۰
ڈاکٹر محمود مبشر صاحب ؍؍	۲۰	۰۰
حمیدہ بیگم صاحبہ ؍؍	۱۵	۰۰
لجنہ اماء اللہ بشیر آباد	۴۳	—
چوہدری محمد انور صاحب سیکرٹری مال چک جھمرہ	۱۷	—

(باقی)

سرگودھا شہر میں وقفِ جدید کے ۳۴ اصحاب نے وعدہ جات کے ساتھ ہی ادائیگی بھی فرما دی

"اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے تیرھویں سال کا اعلان فرمایا۔ تو سرگودھا شہر کے ۳۴ اصحاب نے نہ صرف اپنے اپنے وعدہ جات فوری طور پر دفتر ہذا میں ارسال فرمائے۔ بلکہ مقامی طور پر ان کی مکمل ادائیگی بھی سیکرٹری صاحب مال کے پاس کر دی ایسے اصحاب کی فہرست جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ تو حضور نے اُن کے لئے دعا فرماتے ہوئے اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے"

طوالت کی وجہ سے ایسے اصحاب کے اسماء گرامی درج نہیں کئے جا رہے۔ مگر ادارہ وقفِ جدید کی روایت ہے۔ کہ جس جماعت کے دوست وعدہ کرنے کے ساتھ ہی ادائیگی بھی فرما دیں۔ ان کے اسماء گرامی مکمل کوائف و تفصیل کے ساتھ حضور کی خدمت میں بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ اور الفضل میں ان کے لئے خاص دعا کا اعلان بھی کیا جاتا ہے۔ لہٰذا دوست دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے انہیں حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اس سلسلے میں خاکسار خاص طور پر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا۔ اور محترم چوہدری نثار احمد صاحب اوورسیر۔ سیکرٹری وقفِ جدید سرگودھا کا ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے عظیم عطا فرما دے۔ آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمایئے!

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ جلسہ سالانہ اگرچہ خدا کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں بعض اخراجات قرض لے کر پورے کئے گئے تھے۔ اس لئے جن احباب نے چندہ جلسہ سالانہ پورا ادا نہیں کیا اُن سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر جلد از جلد اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲ حصہ ادا فرمائیں۔ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات میں سے ہے اور کمانے والے ہر احمدی پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کے اموال میں برکت دے۔ اور قربانی و ایثار کی پیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال۔ آمد)

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

گزشتہ سال کی رپورٹوں کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہوار رپورٹ بھجوانے کی طرف بیشتر مجالس توجہ نہیں فرماتیں۔ حالانکہ یہ ایک چھوٹا اور ابتدائی قدم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بحیثیت زعیم خدمت کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ شکرگزاری کا تقاضا ہے کہ آپ اس کی زیادہ سے زیادہ قدر کر کے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والے بنیں۔ خدا کرے اس نئے سال میں کوئی ایک مجلس بھی ایسی نہ رہے جو ماہوار رپورٹ بھجوانے میں باقاعدگی اختیار نہ کرے۔

(نائب قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

والدین سے التماس

ربوہ کے جن بچوں نے سورہ بقرہ کی آیات حفظ کر کے سنا دی ہیں۔ ان کو مرکز سے سندات خوشنودی دی گئی ہیں۔ جن اطفال نے ابھی تک آیات حفظ نہیں کیں اُن کے والدین سے درخواست ہے کہ وہ بچوں کو حفظ کروا کر سندات خوشنودی کا مستحق بنائیں۔

(ناظم اطفال)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسرائیل کے گشتی دستوں کا صفایا

عمان ۴ مارچ۔ عرب حریت پسندوں نے کل وادی اردن کے شمال میں اسرائیلی فوج کے دو گشتی دستوں کا صفایا کر دیا۔ اس کا اعلان آزادیٔ فلسطین کی ہائی کمان نے کیا ہے اس حملہ میں اسرائیلی فوجی دستے کی چار بھاری گاڑیاں بھی تباہ کر دی گئیں۔

فرخا بند پر ۷ گھنٹے مذاکرات

اسلام آباد ۴ مارچ فرخا بند کے سوال پر ہندوستان اور پاکستان کے وفود کے درمیان کل یہاں سات گھنٹے تک بات چیت جاری رہی۔ سابقہ پروگرام کے مطابق ہندوستانی وفد کل سہ پہر یہاں سے نئی دہلی جانے کے لئے کراچی روانہ ہونے والا تھا۔ مگر بات چیت کا سلسلہ طول پکڑ جانے کی وجہ سے وفد نے روانگی کا پروگرام منسوخ کر دیا۔

بھارتی وفد بات چیت مکمل کرنے کے بعد آج سہ پہر یہاں سے کراچی روانہ ہوگا جہاں سے وہ بدھ کے روز دہلی واپس چلا جائے گا۔

پومپیدو کے خلاف یہودیوں کا مظاہرہ

شکاگو ۴ مارچ۔ کل فرانس کے صدر پومپیدو کے خلاف دس ہزار یہودیوں اور ان کے حامیوں نے مظاہرہ کیا۔

بھارت کی جنگی تیاریاں

نئی دہلی ۴ مارچ۔ بھارت کے آئندہ سال ۷۱-۱۹۷۰ء کے بجٹ میں جنگی اخراجات کے لئے گیارہ ارب اکیاون کروڑ روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے یہ رقم پچھلے سال کے بجٹ میں جنگی اخراجات کے لئے مختص کی جانے والی رقم کے مقابلہ میں ۷۲ کروڑ روپے زیادہ ہے۔ آئندہ جنگی بجٹ میں بحری فوج کے لئے مقابلۃً زیادہ رقم رکھی گئی ہے۔ اور ایک نئی اسلحہ ساز فیکٹری بھی قائم کی جائے گی۔

مصری رہنماؤں کے نام پیغام

قاہرہ ۴ مارچ۔ روس کے نائب وزیر خارجہ اور مصری وزیر خارجہ کی بات چیت شروع ہو گئی ہے روسی وزیر مصری رہنماؤں کے نام روسی رہنماؤں کا پیغام بھی لائے ہیں۔ مذاکرات مشرق وسطیٰ کی تازہ ترین صورت حال پر ہو رہے ہیں۔

گنر یارنگ کو مشن مکمل کرنے کی ہدایت

نیویارک ۴ مارچ۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے مشرق وسطیٰ میں اقوام متحدہ کے خاص نمائندے گنر یارنگ کو اپنا مشن جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایت کی ہے ادھر مشرق وسطیٰ کے سوال پر اقوام متحدہ میں چار بڑی طاقتوں کے درمیان بات چیت ابھی تک آگے نہیں بڑھ سکی۔

انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کا کام

کراچی ۴ مارچ۔ انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کرنے والے حکام آج انتخابی فہرستوں کے خلاف دعووں اور اعتراضات کی سماعت کا کام مکمل کر لیں گے۔ جس کے بعد فہرستیں اشاعت کے لئے چھاپے خانوں میں بھیج دی جائیں گی۔

بس کے حادثہ میں ۲۵ پاکستانی حجاج جاں بحق ہو گئے

کویت ۴ مارچ۔ کراچی کے ایک روزنامہ کی اطلاع کے مطابق کویت میں رہنے والے ۲۵ پاکستانی باشندے فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد واپسی پر ایک اندوہناک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے یہ حادثہ کویت کی سرحد سے پانچ میل دور ایک بس الٹ جانے کے باعث پیش آیا۔ اس چھوٹی سی بس میں پچیس ۲۵ پاکستانی حجاج سوار تھے۔ کویت کے حاجی عموماً ٹیکسیوں، بسوں اور ٹرکوں میں قافلہ کی صورت میں سفر کرتے ہیں۔ حادثہ کی جو تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق کویت کی سرحد سے پانچ میل دور پاکستانی حجاج کی بس کا اگلا پہیہ ایک کھڈ میں گر گیا جس کی وجہ سے بس الٹ گئی۔ اور قلابازیاں کھانے لگی۔ بس کے مسافروں میں بچے اور عورتیں بھی شامل تھیں۔ جن میں سے کوئی بھی نہ بچ سکا۔

انصار اللہ اور ماہوار رپورٹ

کسی شاخ کی سرسبزی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا اپنی جڑ سے مضبوط تعلق ہو تا اسے تازہ بتازہ خوراک ملتی رہے اس لئے مجالس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کارگزاری کی ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے بھجوا کر مرکز سے مضبوط رابطہ قائم فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم وحید احمد صاحب ساکن چک ۲۶ ج۔ب ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب خادم درویش ولد جناب دین صاحب بتاریخ ۲۴/۱/۱۵ وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ ۱۱/۱۸ رقبہ دس مرلہ واقع محلہ دار الیمن ربوہ الاٹ ہے پہلے میں نابالغ تھا اور انتقال وراثت نہ کر سکا۔ اب مجھے علم ہوا ہے میرے علاوہ میری والدہ محترمہ حبیبہ بیگم صاحبہ بھی مرحوم کی وارث ہیں۔

لہٰذا استدعا ہے کہ مذکورہ قطعہ ہم دونوں ماں بیٹا میں بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اس درخواست پر مکرم نور الٰہی صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۲۶۔ ج۔ب ضلع لائل پور نے تصدیقی دستخط کئے ہوئے ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(نذیر احمد مبشر۔ ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

وقف جدید کے وعدہ جات کے فارم چھپ رہے ہیں

عہدیداران سادے کاغذ پر ہی وعدہ جات درج کر کے بھجوا دیں

وقف جدید کے وعدہ جات کے فارم سال کے شروع میں ہی متعدد جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں لیکن ابھی بعض جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے فارم کا مطالبہ ہو رہا ہے ایسی جماعتوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ سادہ کاغذ پر ہی دوستوں سے وعدہ جات اور ان سے ادائیگی کی تعیین کروا کے دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں جب فارم چھپ کر آ گئے تو حسب الضرورت انہیں بھجوا دیئے جاویں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

(ناظم مال۔ وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضروری اعلان

ماہ فروری ۱۹۷۰ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے بلوں کی رقم ۱۰ مارچ ۱۹۷۰ء تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی چوہدری محمد شفیع ولد چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم ساکن قوجیانوالی ضلع گجرات طویل علالت کے بعد ۲۰ فروری کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت میں جگہ دے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(رشید احمد انجینئرنگ سپروائزر ٹیلیفون سرگودھا)

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۹ ماہ سولہ ۱۶ روپے

قرآن کریم کو نازل کرنے والا خدا تمام خوبیوں کا جامع اور تمام عیبوں سے پاک ہے

اُس نے یہ ایک ایسی کتاب اتاری ہے جس سے ہر فطرت کا آدمی فائدہ اٹھا سکتا اور نصیحت حاصل کر سکتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں توجہ دلائی گئی ہے کہ قرآن کریم کو نازل کرنے والا خدا تمام خوبیوں کا جامع اور تمام عیبوں سے پاک ہے اور اس نے ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جو حق و باطل میں تمیز کر کے رکھ دیتی ہے اور پھر اس نے یہ کتاب اپنے تمام بندوں کے لئے اتاری ہے خواہ وہ کسی درجۂ عقل کے مالک ہوں یا کسی قسم کا رجحان رکھنے والے ہوں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ کی جگہ عَلٰى عِبَادِهٖ بھی پڑھا ہے۔ (تفسیر بحر محیط جلد ۶ صفحہ ۴۸۰) جس میں انہی معنوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ خدائے پاک نے یہ فرقان جس سے حق و باطل میں فیصلہ کیا جاتا ہے اپنے مختلف طبیعتوں والے بندوں پر نازل کیا ہے تاکہ یہ کتاب تمام مخلوق کے لئے ڈرانے والی ثابت ہو۔ گویا یہ ایک ایسی کتاب ہے جس سے ہر فطرت کا آدمی فائدہ اٹھا سکتا اور ہر مذاق کا انسان نصیحت حاصل کر سکتا ہے یہ بظاہر ایک مختصر سی آیت ہے جس سے سورۂ فرقان کا آغاز کیا گیا ہے۔ لیکن اگر غور سے کام لیا جائے تو اس چھوٹی سی آیت میں ہی مسلمانوں کے لئے ایک وسیع اور مکمل لائحہ عمل بیان کر دیا گیا ہے۔ یوں تو کروڑوں مسلمان دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن محض نام رکھ لینے سے کسی چیز کے اندر وہ حقیقت پیدا نہیں ہو جاتی جس حقیقت کا اصل چیز کے اندر پایا جانا ضروری ہوتا ہے ہماری زبان کا یہ محاورہ تو نہیں مگر اردو زبان میں اسے عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے کہ ؎

برعکس نہند نام زنگی کافور

یعنی فلاں بات ایسی ہی حقیقت کے خلاف ہے جیسے کسی حبشی کا نام کافور رکھ دیا جائے حالانکہ حبشی اپنی سیاہی میں بے مثل ہوتا ہے اور کافور اپنی سفیدی میں بے مثل ہوتا ہے اسی طرح ہمارے ملک کا ایک شاعر کہتا ہے کہ دنیا بھی عجیب مقام ہے جس میں ہر ایک بات الٹی نظر آتی ہے وہ کہتا ہے ؎

رنگی کو نارنگی کہیں بنے دودھ کو کھویا
چلتی ہوئی کو گاڑی کہیں دیکھ کبیرا رویا

یعنی نارنگی جو ایک خوش رنگ رکھتی ہے لوگ اس کو نارنگی کہتے ہیں جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اس کا کوئی رنگ نہیں اور دودھ جب اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اسے کھویا کہتے ہیں حالانکہ کھوئی ہوئی چیز وہ ہوتی ہے جو ضائع ہو جائے اسی طرح جو چیز چلتی ہے لوگ اس کو گاڑی کہتے ہیں حالانکہ گڑی ہوئی چیز وہ ہوتی ہے جو چل نہ سکے۔ کبیر کہتا ہے کہ دنیا کی یہ الٹی باتیں دیکھ کر میرے دل کو بہت دکھ ہوا کہ یہ دنیا کتنی غیر معقول ہے کہ ہر چیز کا الٹا نام رکھتی ہے کیا اس کی آنکھیں بھینگی ہو گئی ہیں کہ اسے سیدھی چیز بھی الٹی نظر آتی ہے۔

اسی طرح جہاں تک نام کا سوال ہے کوئی نام رکھ لیا جائے خواہ وہ مسلمانوں والا ہو۔ یا ہندوؤں والا ہو یا بدھوں والا ہو یا پارسیوں والا ہو اس نام کی وجہ سے مذہب کی حقیقی روح انسان میں پیدا نہیں ہو جاتی۔ دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو ہندو یا مسلمان یا بدھ یا پارسی کہتے ہیں لیکن ان کی زندگی ان کے افکار۔ ان کے رہنے سہنے کی عادات اور ان کے لباس کو دیکھا جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ عیسائی ہیں لیکن جب ان کے نام معلوم ہوں تب پتہ لگتا ہے کہ فلاں شخص مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا ہے فلاں شخص ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوا ہے اور فلاں شخص بدھوں یا پارسیوں کے گھر میں پیدا ہوا ہے"۔ (تفسیر کبیر جلد ۷ صفحہ ۸)

مجلس انصار اللہ میں مجلس عاملہ کی تشکیل

بعض مجالس انصار اللہ کے بارہ میں یہ بات نوٹس میں آئی ہے کہ باوجود اراکین انصار اللہ کی کافی تعداد ہونے کے وہاں صرف ایک ہی عہدیدار یعنی زعیم ہے گویا ایک فرد ہی پوری مجلس عاملہ کا قائم مقام ہے حالانکہ دستور اساسی کی روشنی میں اس کی مدد کے لئے عہدیدار الگ الگ نائب زعیم ہونا چاہیئے۔ ایسی مجالس میں کسی اجلاس کے انعقاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حالانکہ کسی کام کے بارہ میں جس قدر زیادہ سوچنے والے دماغ ہوں گے یا کام کرنے والے ہاتھ ہوں گے اسی نسبت سے اللہ تعالیٰ اس کام میں زیادہ برکت بخشے گا۔ لہٰذا ایسے جملہ متعلقہ عہدیداران اور زعماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس سقم کو دور کرنے کی طرف فوری توجہ فرمائی جائے تا اس ٹھہراؤ کی کیفیت کو حرکت میں تبدیل کر کے ترقی کی رفتار کو تیز سے تیز تر کیا جا سکے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انقلاب عظیم کے آثار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۳ ہجرت ۱۳۴۸ (۲۳ مئی ۱۹۶۹ء) میں فرمایا:۔

"انقلاب عظیم کے آثار ہمیں نظر آ رہے ہیں اور یہ بھی حیران کن ہیں۔ انقلاب مختلف مدارج میں سے گزرتا ہے ایک وقت اس کا یہ ہے اور وہ بھی عقل کو حیرانی میں ڈالنے والا ہے کہ آج سے چند سال پہلے اسلام کے خلاف اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف منکرین اسلام کس طرح متکبرانہ غراتے تھے اور آج وہی لوگ ہیں جو احمدی مربیوں اور مبلغوں سے بات کرتے ہوئے بھی گھبراتے ہیں اور بات کرنے سے کتراتے ہیں۔ اور تحریک جدید کے کام کا یہ حصہ جو ایک نمایاں خصوصیت کے رنگ میں ہمیں نظر آتا ہے اس کے ساتھ یہ کام بھی ہوا ہے کہ ان ممالک میں قرآن کریم اور اس کی تفسیر کی بڑی کثرت سے اشاعت کی گئی ہے لیکن ابھی بہت روپے کی ضرورت ہے ابھی بڑے فدائی مبلغوں کی ضرورت ہے۔ ابھی بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ابھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بڑے مجاہدہ کی ضرورت ہے تاکہ ہم انتہائی اور آخری کامیابی دیکھ سکیں۔"

پس احباب کرام اپنے محبوب امام کے ارشادات کی تعمیل میں بڑھ چڑھ کر قربانی کریں کہ اسلام کا عظیم روحانی انقلاب پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوا چاہتا ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

یہ سیاہ رنگ کا برقعہ کس کا ہے

جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء کے ایام میں قیام گاہ مستورات جامعہ نصرت ربوہ میں ایک برقعہ سیاہ رنگ کا کسی بہن کے پارچات میں مل گیا تھا جس کا علم اس بہن کو ربوہ سے واپس آ کر ہوا ہے یہ برقعہ مندرجہ ذیل پتہ سے نشانی بتا کر حاصل کیا جا سکتا ہے

محمد اشرف مختار مربی سلسلہ احمدیہ
معرفت بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں ٭

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴